:نمازی کے سامنے سے گزرنے کے بارے میں صحیح حدیث صحیح بخاری سے درج ذیل ہے

:حدیث 📖
:عربی متن
حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ ـ رضى الله عنهما ـ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
"إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلاَ يَدَعْ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ، فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ"
(صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ)

:اردو ترجمہ 📘
:حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
"جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو تو وہ کسی کو اپنے سامنے سے گزرنے نہ دے۔ اگر وہ نہ مانے تو اسے روک دے (شدت سے منع کرے)، کیونکہ وہ شیطان ہے۔"
وضاحت
:
فَلْيُقَاتِلْهُ" سے مراد حقیقی لڑائی نہیں بلکہ سختی سے روکنا ہے۔"

نمازی کے سامنے "سترہ" (یعنی کوئی چیز بطور آڑ) ہو تو اس کے آگے سے(یعنی سترہ اور نمازی کے درمیان سے) گزرنا منع ہے۔

اگر سترہ نہ ہو تو بھی نمازی کے بالکل سامنے سے گزرنا سخت گناہ ہے۔

صحیح بخاری میں سترہ اور نمازی کے سامنے سے گزرنے کے بارے میں مزید واضح حدیث موجود ہے:

(حدیث نمبر: (صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ، باب سترة الإمام سترة من خلفه 📖
:عربی متن
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيدِ أَمَرَ بِالْحَرْبَةِ فَتُوضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا وَالنَّاسُ وَرَاءَهُ

:اردو ترجمہ 📘
:حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں
رسول اللہ ﷺ جب عید کے دن باہر تشریف لے جاتے تو آپ کے سامنے نیزہ (بطور سترہ) گاڑ دیا جاتا، پھر آپ اس کی طرف نماز پڑھتے اور لوگ آپ کے پیچھے ہوتے۔

اس حدیث سے کیا ثابت ہوا؟
نبی کریم ﷺ خود سترہ کا اہتمام فرماتے تھے۔
سترہ امام کے لیے کافی ہوتا ہے، مقتدیوں کے لیے الگ سترہ ضروری نہیں۔
سترہ نمازی کے بالکل سامنے ہوتا ہے، اس کے اور نمازی کے درمیان سے گزرنا منع ہے۔
مزید سخت وعید والی حدیث

صحیح بخاری میں ہی ہے::
اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والا جان لے کہ اس پر کتنا گناہ ہے تو وہ چالیس (دن یا مہینے
یا سال) کھڑا رہنا اس کے لیے بہتر سمجھے گا اس بات سے کہ وہ نمازی کے سامنے سے گزرے۔"
(راوی: حضرت ابو جہیم رضی اللہ عنہ)

خلاصہ

سترہ رکھنا سنت ہے ✔
سترہ اور نمازی کے درمیان سے گزرنا منع ہے ❌
سترہ کے آگے سے گزر سکتے ہیں ✔
امام کا سترہ مقتدیوں کے لیے کافی ہے ✔

نمازی کے سامنے سے گزرنے اور سترہ کے مسئلے میں **چاروں فقہی مذاہب** کا مختصر
موقف درج
ذیل ہے:

مذہبِ حنفی1️⃣

بانی: امام ابو حنیفہ

سترہ رکھنا سنتِ مؤکدہ ہے۔

نمازی کے اتنے قریب سے گزرنا منع ہے جتنا فاصلہ سجدہ کی جگہ تک ہو۔

اگر سترہ ہو تو اس کے آگے سے گزرنا جائز ہے۔

اگر بڑی جگہ (جیسے بڑی مسجد) ہو تو کچھ فاصلے سے گزرنے کی گنجائش ہے۔

مذہبِ مالکی 2️⃣

بانی: امام مالک

سترہ مستحب ہے۔

نمازی کے بالکل سامنے سے گزرنا مکروہ (سخت ناپسندیدہ) ہے۔

اگر مجبوری ہو یا دور سے گزرے تو گنجائش ہے۔

مذہبِ شافعی 3️⃣

بانی: امام شافعی

سترہ رکھنا سنت ہے۔

سترہ اور نمازی کے درمیان سے گزرنا حرام کے قریب ہے۔

اگر سترہ نہ ہو تو سجدہ کی جگہ کے اندر سے گزرنا منع ہے۔

مذہبِ حنبلی 4️⃣

بانی: امام احمد بن حنبل

سترہ رکھنا مؤکد سنت ہے۔

سترہ اور نمازی کے درمیان سے گزرنا حرام ہے۔

نمازی کو حق ہے کہ وہ گزرنے والے کو سختی سے روکے۔

خلاصۂ کلام

:چاروں مذاہب اس بات پر متفق ہیں کہ

نمازی کے بالکل سامنے سے نہیں گزرنا چاہیے۔ ✔️
سترہ ہو تو اس کے آگے سے گزر سکتے ہیں۔ ✔️
سترہ اور نمازی کے درمیان سے گزرنا منع ہے۔ ✔️

اختلاف صرف شدتِ حکم (حرام یا مکروہ) کی تعبیر میں ہے، اصل مسئلہ میں نہیں۔